جھاگ اڑاتی آخرش ایک وسیع کشادہ اور پر سکون دریا کی صورت اختیار کرلے اور پھر وسیع و بے پایان سمندر میں مل کر ابدیت سے ھمکنار ھو جائے ——— لیکن چونکہ اس کی کشادگی اور وسعت کا صحیح اندازہ صرف اسی صورت میں ممکن ھے کہ پہلے اس کے طوفانی آغاز کا جائزہ لیا جائے — لہذا ھم مزاح کو اس کے اولین ماحول اس کی جنم بھومی میں دیکھنے پر مجبور ھیں —

غور کریں تو بچے یا وحشی کے پاس بلند بانگ قہقہوں کی کوئی کمی نہیں ھوتی لیکن اس کے مزاح میں وسعت اور گہرائی کا فقدان ضرور ھوتا ھے — اس کا مزاح محض اس طوفانی ندی کی طرح ھے جو معمولی پتھر سے بھی ٹکرائے تو شور مچاتی ھے — چنانچہ وہ ایسی باتوں پر بے اختیار قہقہے لگاتا ھے جو بالغ نظر انسانوں کے ذوق مزاح سے کافی پست ھوتی ھیں — مثال کے طور پر وحشی انسان کا وہ اولین قہقہہ جو اس نے دشمن کی کھال ادھیڑتے وقت لگایا تھا آج کی مہذب دنیا میں قطعاً" نا قابل قبول ھے لیکن چونکہ ساری تاریخ انسان کی مختصر سی زندگی میں خود کو کلیتا" دھرا دیتی ھے لہذا وحشی انسان کے ان قہقہوں کی صدائے باز گشت بچوں کے ان نقرئی قہقہوں میں سنائی دے گی جو وہ کسی شے کو ٹوٹتے یا گرتے یا بد شکل ھوتے دیکھ کر لگاتے ھیں —

چنانچہ انسانی مزاح کے نشو و نما اور ارتقا میں ھمیں ایک تدریجی انداز کارفرما نظر آتا ھے — سب سے پہلے تو ہمیں

8888